آباد ہونے والے گاؤں کا نام ٹیاکشی پڑاہوگا، جسے علی شیر خان نے صفحہ ہستی سے مٹادیا۔

یوں تو اہل بلتستان کو چاہئے تھا کہ ایسے بت شکن دنوں کی تہوار مناتے مگر افسوس!(First April fool)کی طرح مے فنگ،ستروپ لا وغیرہ کے تہوار بڑے دھوم دھام سے مناتے ہیں اورhalaکو خوش کرنے کیلئے رنگ وموسیقی کے محافل سجاتے ہیں۔ بلکہ نادان لوگ عیدین پر اتنی خوشیاں نہیں مناتے جتنی غیر اقوام کے تہواروں پر مناتے ہیں۔

جب عظیم سلطنت اندلس کا فرڈینڈ اور ملکہ ازبیلا کے ہاتھوں ابوعبداللہ جیسے ناعاقبت اندیش حکمران اور ابوالقاسم جیسے غدار وزیر کی اعانت سے سقوط ہوتاہے،تو عیسائیوں اور یہودیوں نے اپریل فول کا تہوار منایا۔ اور آج ہم مغرب کی اندھی تقلید میں اس جانکسل دن کو بطور تہوار مناتے ہیں۔گویا کہ ہم اپنے دین کا خود ہی مذاق اڑاتے ہیں۔

الحمدللہ آج بلتستان کے تمام مکاتب فکر کے علماء اس بات پر متفق ہوچکے ہیں کہ ادیان باطلہ کے یہ پرفریب تہوار دین اسلام کے سراسر منافی ہیں۔تاریخ اقوام کشمیر کے مطابق تبت اور بلتستان میں بودھ مذہب کی اشاعت کا آغاز رگیاپولا تھوری ریگچن کے عہد میں 254 میں ہوا۔خیال کیا جاتاہے کہ اس زمانے میں درج ذیل کتب آسمان سے اتریں:

ا۔دوزدے زاماتوق کی سنینگ پاٹوکپا ۲۔ پنگ گونگ چھق رگیاپو

اور ایک طلائی چھورتن اور چھورتن کا قالب،اور غیب سے یہ آواز آئی کہ ان چیزوں کے فوائد پانچویں پشت میں ظاہر ہونگے۔چھورتن گنبد کی شکل کی ایک عمارت ہے ۔ان چیزوں کامطلب اس وقت کوئی شخص نہ سمجھ سکا ۔مگر روایتی خوش اعتقادی سے انہیں متبرک سمجھ کر پھول چڑھائے،چراغ جلائے اور حاجت روائی کی التجائیں کی گئیں۔جس طرح آج کی جدید دنیا میں بھی جہاں لوگ سیاروں پر کمند پھینک رہے ہیں۔ کمپیوٹر اور روبوٹ کا دور چلاہے۔پاکستان میں بیٹھے وائٹ ہاؤس کے دروازے کھولے جارہے ہیں یہاں کے باسی بڑے بڑے پتھروں کو جو کسی شکل سے مشابہت رکھتے ہوں مثلا لھافو کیسر کا گھوڑا،ڈینموے ساسپونگ وغیرہ کو نیک فال اور بدفال تصور کرتے ہیں۔واہیات کی پرستش کی جاتی ہیں۔اگر کمپیوٹرکی نمائش بن بتائے بلتستان میں کی جاتی تو لوگ اس کو بھی لھا سمجھ کر پرستش کرتے۔ وہ یہ یکسر فراموش کربیٹھے ہیں کہ قادر مطلق واحد اللہ ہے۔خالق کائنات اور ہر خیر وشر کا مالک صرف اللہ رب العزت کی ذات ہے۔ہلا اور ہلو اور دیگر ارواح کا وجود عبث ہے۔مختلف النوع غیر فطری آوازوں کا سننا اور محیر العقول جانداروں کی موجودگی غیر اسلامی نظریات کے پیداکردہ اوہام ہیں۔ اللہ ہمیں ان خرافات سے محفوظ ومأمون فرمائے۔

قسط 5

# اسلام اور سائنس

محمد موسی کلیم

## اسلام میں دفاعی ٹیکنالوجی کی اہمیت:

اللہ احکم الحاکمین اسلامی ریاست کی دفاعی ضروریات کے حوالے سے یہ حکم دیتا ہے ﴿**واعدوا لهم ما استطعتم من قوة ومن رباط الخيل ترهبون به عدوالله وعدوكم وآخرين من دونهم لا تعلمونهم الله يعلمهم**﴾(الأنفال:٦٠)''تم ان کے مقابلے کے لئے دفاعی قوت اور ہردم گھوڑے تیار رکھو، جس کے ذریعے تم اللہ کے دشمن (دین وملت کے بدخواہوں) کو ڈراتے ہو۔اور انکے علاوہ دوسرے (بداندیش غداروں کو بھی) جن کو تم نہیں جانتے اللہ پاک ہی انہیں خوب جانتاہے''۔

اس آیت میں اہل اسلام پر جہاد کی تیاری کے لحاظ سے یہ ذمہ داری ڈالدی گئی ہے کہ وہ امکانی قوت کے مطابق اسلحہ سازی پر بھرپور توجہ دیں، ان کے استعمال کی تربیت حاصل کریں اور جنگی ضرورت کے لئے گھوڑے وغیرہ بھی تربیت دے کر تیار رکھیں۔اس آیت میں اہم نکتہ یہ ہے کہ اسلحوں میں سے کسی اسلحے کا نام نہیں لیا گیا۔کیونکہ اللہ پاک کو علم تھا کہ یہ ہرزمانے میں سائنس اور ٹیکنالوجی کے ساتھ بدلتے جائیں گے۔

البتہ نبی کریم ﷺ نے اس آیت کی تفسیر کے طور پر فرمایا''**ألا إن القوة الرمى**'' آگاہ رہو کہ اصلی جنگی طاقت تیر اندازی ہے''۔(صحيح مسلم كتاب الإمارة١٣/٦٤)۔

اس حدیث میں ''الرمی'' کا معنی دورنبوی کے لحاظ سے ''تیراندازی'' کیا گیا،لیکن لغت میں رَمی یَرمِی رَمیاً سے ''الرَّمی'' کا معنی ''پھینکنا'' ہے۔زمانہ نبوت میں اسلحے دوقسم کے تھے،ایک آمنے سامنے ہوکر مارنے کی چیز جیسے: تلوار، نیزہ، خنجر وغیرہ اور دوسری دور سے پھینکنے کی چیز جس کا اطلاق اس دور میں تیروں پر ہوتا تھا۔پھر منجنیق کا دور آیا، اسکے بعد آتشیں اسلحے بننے لگے۔ بندوقوں نے بتدریج ترقی کی۔اب ''پھینکنے والا اسلحہ'' ہی کا استعمال ہوتا ہے، جس میں عام ہتھیاروں کے علاوہ میزائل، ایٹم بم اور ہائیڈروجن بم تک شامل ہے۔ جبکہ دست بدست مارنے والے اسلحے نے کوئی ترقی نہیں کی اوراس کا جہاد میں استعمال ختم ہوکر رہ گیا۔یہ بھی اس حدیث کا ایک اعجاز ہے۔

البتہ گھوڑے، جن کا صریح ذکراس آیت میں آیاہے، اورنبی کریم ﷺ نے بھی فرمایا''**الخيل معقود بنواصيها الخير إلى يوم القيامة**'' گھوڑوں کی پیشانیوں میں قیامت تک کے لئے بھلائی بندھی ہوئی ہے''۔(مسلم كتاب الإمارة١٣/١٧)

چنانچہ جہاد میں گھوڑوں کا استعمال آج کے ترقی یافتہ دور میں بھی جاری ہے۔جہاد افغانستان میں ان سے خوب فائدہ اٹھایا گیا اور چیچنیا کے جہاد میں بھی گھوڑوں کا باقاعدہ استعمال ہورہاہے،گھوڑے اور خچر فوج کی اہم ضروریات میں شامل ہیں۔

مسلمانان اسلامی جمہوریہ پاکستان کے لئے شکر اور اعتزاز کا مقام ہے کہ ہمارے حکمرانوں نے اپنی ہزار خامیوں کے باوجود ایٹم بم کی طرف پیشرفت جاری رکھی اور قرض میں ڈوبے ہوئے ہونے کے باوجود ایٹم بم بناکر دم لیا اور دشمنان اسلام کی دھمکیوں سے ڈرتے ہوئے بھی اور ان کے انعامی پیکیج سے منہ میں پانی بھر آنے کے باوجود بھی ٹھکراکر اپنے وقت پر ایٹمی دھماکے کرکے پہلی اسلامی ایٹمی قوت ہونے کا اعزاز حاصل کرلیا۔

اب بھی حکمران دشمنان اسلام اور بداندیشان پاکستان سے غیرت شکن اور گردن توڑ امداد یعنی سودی قرضے لے کر ہڑپ کرنے کی خاطر C.T.B.T پر دستخط کرنے کے لئے باربار بیتاب ہوتے رہتے ہیں۔یہ وہی معاہدہ ہے جسے خود عالمی دہشت گرد امریکہ نے اپنے پاؤں میں آپ کلہاڑی مارنے کے مترادف سمجھ کر مسترد کردیا ہے اور محض ہمارے ''اسلامی بم'' سے بھارت اور اسرائیل کو بچانے کے لئے ترغیب وترہیب کے گرآزمارہاہے۔

اس سلسلے میں وطن عزیز کے فرزندان توحید پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ جان پر کھیل کر C.T.B.T کی ذلت سے قوم کو بچانے کے لئے ہردم مستعد رہیں۔قوم نے ذراسی بھی کمزوری دکھائی تو امریکہ کی غلامی اور ہندو کی دوستی کے متمنی ہمارے حکمران قومی مفاد کا سودا کرنے سے ہرگز نہ ہچکچائیں گے۔ تاریخ شاہد ہے کہ پاکستان نے ہمیشہ سیاست کے اکھاڑے میں اور مذاکرات کی میز پر شکست فاش کھائی ہے۔ لہذا ہمارے دشمن اس میدان میں ہر حربہ آزماتے رہیں گے۔

﴿وأعدوا لهم ما استطعتم من قوة﴾ کا حکم الٰہی ہم پر یہ فریضہ عائد کرتا ہے کہ ہم ایٹمی ٹیکنالوجی کو مزید ترقی دیں،ہائیڈروجن بم بھی بنائیں اورجدید ترین اسلحوں کی صنعت پر پورا زور لگائیں۔یہ فرمان الٰہی مقتدر اسلامی ممالک پر یہ فریضہ عائدکررہاہے کہ وہ بھی امریکہ ویورپ سے کئے گئے دفاعی معاہدوں پر ہرگز بھروسہ نہ کریں اوراپنے پاؤں پرکھڑے ہوجائیں،یاکم ازکم پاکستان کے ساتھ اس سلسلے میں بھرپور تعاون کریں۔ اس حقیقت میں اختلاف کی کوئی گنجائش نہیں کہ مکمل جہادی قوت کے بغیر آزادی برقرار رہنا ممکن نہیں۔جیسے کہ بھرپور جہادی کارروائیوں کے بغیر آزادی کا حصول محال ہے۔

## نماز ہماری صحت کے لئے مفید ہے:

اللہ رب العزت کا ارشاد ہے:﴿ان الصلوٰة كانت على المؤمنين كتابا موقوتا○﴾ ''بے شک نماز اہل ایمان پر وقت مقررہ کے ساتھ فرض کی گئی ہے''۔[النساء ۱۰۳]اور فرمایا: ﴿و اقم الصلوٰة طرفى الليل و زلفا من الليل﴾''دن کے آغاز اور اختتام پر اور رات کے کچھ حصوں میں نماز کی پابندی کیا کرو''۔[ھود۱۱۴] مزید فرمان ہے:﴿و أمر اهلك بالصلوٰة و اصطبر عليها﴾''اپنے اہل خانہ کو نماز کا حکم دو اور خود بھی اس کی خوب پابندی کرو''۔[طہ ۱۳۲]